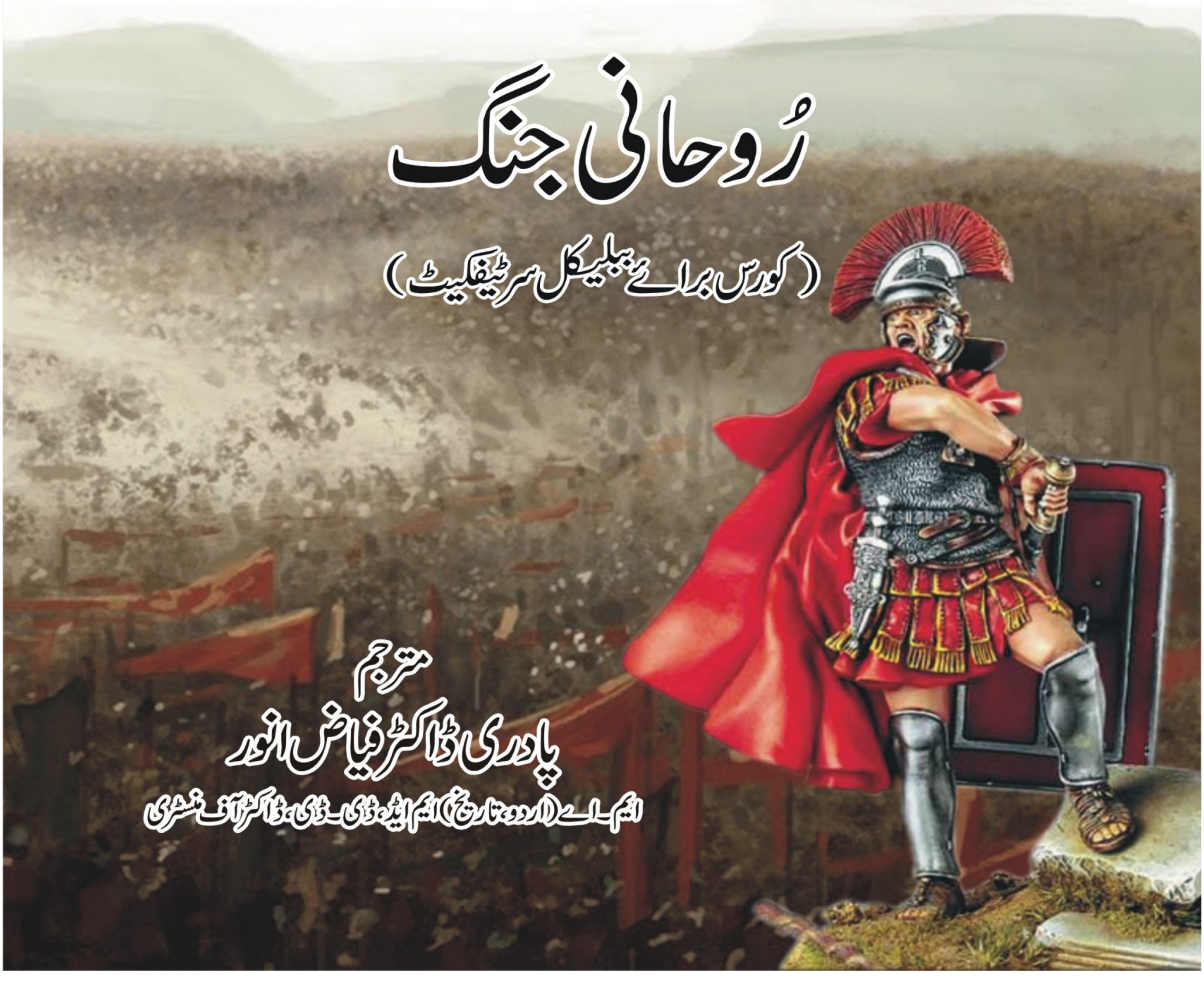
WINNING SOULS SCHOOL OF THEOLOGY
AΩ
COME, GROW AND GO
2009

ونگ سولز سکول آف تھیالوجی



رُوحانی جنگ

(کورس برائے ببلیکل سرٹیفکیٹ)

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ایم۔اے (اردو، تاریخ) ایم ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

رُوحانی جنگ

(Spiritual Warfare)

(کورس برائے ببلیکل سر ٹیفکیٹ)

ترتیب وتدوین

انٹرنیشنل سکول آف کلائمب مشن، یو۔ایس۔اے

(International School of Climb Mission, USA)

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ایم۔اے (اُردُو، تاریخ) ایم۔ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

ناشرین وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ناشرین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ترتیب وتدوین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انٹرنیشنل سکول آف کلائمب مشن، یو۔ایس۔اے

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پادری ڈاکٹر فیاض انور

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پادری محبوب ناز، پادری مالک الماس

معاونین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پادری نیامت ہنجرا، روبن جون

نظرثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پروفیسر شاہد صدیق گل، ڈاکٹر زینت ناز

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پادری ڈاکٹر فیاض انور

بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوّل

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1000

ستمبر 2020

پتہ: مریم صدیقہ ٹاؤن چندا قلعہ، گوجرانوالہ

Contact: 03007499529, 03462448983

رُوحانی جنگ

(Spiritual Warfare)

نصاب برائے رُوحانی جنگ

حرفِ آغاز

ونگ سولز سکول آف تھیالوجی ایک بین الکلیسیائی ادارہ ہے۔ جو 2009 سے کلیسیا پاکستان کو کلام مقدس کے ٹھوس اور مستند علم سے مستفید کر رہا ہے۔ اِس سکول کا رویا خُدا نے اپنے بندہ پادری ڈاکٹر فیاض انور کو اُس وقت دیا جب وہ پاکستان آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

2009 میں آپ نے کورڈیئل (Cordial) بائبل سکول کے نام سے اِس ادارہ کا آغاز ایک چھوٹے سے کمرہ سے کیا۔ ابتدا میں آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول فیصل آباد سنٹر کے اُردو اور انگریزی کورسز کو بطور نصاب استعمال کیا۔ گوجرانوالہ کے بہت سے علاقوں سے طالب علم اِس کورسز سے مستفید ہوئے۔

جولائی 2015 میں آپ نے پاکستان آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خُدمت کا آغاز کیا اور دی گڈ شیپرڈ سکول کی عمارت میں باقاعدہ طور پر بائبل کلاسز کا آغاز کیا۔ 2017 میں سکول کے ساتھ کرائسٹ ہال کی تعمیر عمل میں آئی اور وہاں پر بھی بائبل کلاسز کا آغاز کر دیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بہت سے شہروں سے طالب علم آپ سے درخواست کرنے لگے کہ خط و کتابت کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔ آپ نے اِسے خُدا کی مرضی جانتے ہوئے 2020 سے باقاعدہ کلاسز کے ساتھ ساتھ خط و کتابت کے سلسلہ کا بھی آغاز کیا۔ اِسی سال اِس سکول کا نام ''کورڈیئل بائبل سکول'' سے تبدیل کر کے ''ونگ سولز سکول آف تھیالوجی'' رکھا گیا۔

خط و کتابت کے سلسلہ کے آغاز کے ساتھ ہی پورے پاکستان سے طالب علموں نے اِس سکول میں داخلہ لینا شروع کر دیا۔ اب پورے پاکستان سے بہت سے طلبا و طالبات خط و کتابت کے ذریعے کلام مقدس کی تعلیمات کو سیکھ رہے ہیں۔ اور پاکستان کے بہت سے شہروں میں ''ونگ سولز سکول آف تھیالوجی'' کے ایکسٹینشن سنٹرز بھی کام کر رہے ہیں۔

''ونگ سولز سکول آف تھیالوجی'' کا نصاب امریکہ کے ایک معروف بائبل سکول کا ہے جسے پادری ڈاکٹر فیاض انور نے اُردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

اِس سکول میں تیس کورسز پر مشتمل تین پروگرامز پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

	بلیکل سرٹیفکیٹ (Biblical Certificate)	کریڈٹ آرز		سرٹیفائیڈ بلیکل ڈپلومہ (Certified Biblical Diploma)	کریڈٹ آرز		بیچلر اِن آرٹس فار بلیکل سٹڈیز (Bachelor in Arts for Biblical Studies)	کریڈٹ آرز
1	مخلصی اور نجات	(10)	1	ایمان	(10)	1	فرشتے اور بدرُوحیں	(10)
2	بادشاہت اور خوشخبری	(20)	2	خُدا کو جاننا (II)	(20)	2	کلیسیائی رفاقت	(20)
3	تعارفِ مطالعہ بائبل	(20)	3	اختیار، فرمانبرداری اور کلام مقدس	(20)	3	شادی	(20)
4	روزہ اور دُعا	(10)	4	حمد و ثنا اور پرستش	(10)	4	مطالعہ بائبل (III)	(10)
5	خُدا کو جاننا (I)	(20)	5	رُوح القدس	(20)	5	مطالعہ بائبل (IV)	(20)
6	مسیحی کردار	(20)	6	مشن تھیالوجی	(20)	6	عملی شاگردیت	(20)
7	مسیحی قیادت	(20)	7	تعلیم اور منادی	(20)	7	پاسبانی مشاورت	(20)
8	رُوحانی جنگ	(10)	8	رُوح کی نعمتیں	(10)	8	رسالت	(10)
9	منادی	(10)	9	چرچ کی تنظیم	(10)	9	امثال	(10)
10	ارشادِ اعظم	(10)	10	چرچ پلانٹنگ	(10)	10	بائبل اور پیسہ	(10)

امتحان برائے رُوحانی جنگ

بیس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ رُوحانی جنگ میں اتحاد کے تقاضے پر بحث کریں۔

2۔ رُوحانی جنگ میں سب سے بڑا دفاع کیا ہے؟ اِس دفاع کے معنی بیان کریں۔

3۔ متی (4:4 -10) کا مطالعہ کریں اور بتائیں کہ خدا کا کلام کیسے مسیحی سپاہی کو مضبوط تر بناتا ہے۔

دس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ شیطان دفاعی حالت میں ہے یا جارحانہ حالت میں؟ اپنے جواب میں ایک حوالہ کا ذکر کریں۔

2۔ ایک مسیحی سپاہی کا بنیادی دفاعی اور جارحانہ ہتھیار کونسا ہے؟

3۔ ایک محترک مسیحی زندگی کی چار بنیادی سرگرمیاں کون سی ہیں؟ ایک حوالہ کا ذکر کریں۔

4۔ متی (8:5) کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک مسیحی سپاہی کی پاکیزگی کی اہمیت کو بیان کریں۔

5۔ افسیوں (12:6) میں بیان کئے گئے لفظ ''کُشتی'' کے بارے میں واضح کریں۔

6۔ جھاڑ پھونک کی خدمت اور رُوح القدس کے درمیان تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے بائبل مقدس کا ایک حوالہ لکھیں۔

کلاس نمبر:1

I. کورس کا تعارف

اُردُو اور انگریزی لغوی معنی

رُوحانی (رُو۔حا۔نی۔عربی صفت) رُوح سے نسبت رکھنے والا۔رُوح سے منسوب۔رُوح سے رفاقت رکھنے والا۔مقدس۔صاف۔پاک۔باطنی۔غیر جسمانی۔ دینی۔مذہبی۔غیر فانی۔اندورنی قلبی۔دلی۔رُوح کی صفت نسبتی۔رُوح+انی،لاحقہ نسبت سے مرکب ہے۔

جنگ (بفتحہ اول۔نون غنہ۔فارسی اسم مونث) مصدر جنگیدَن کا حاصل مصدر۔دو منظم گروہوں کے درمیان لڑائی جس میں ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ہو۔ لڑائی۔معرکہ۔دُشمنی۔بیر۔عداوت۔جُدھ۔رن۔رزم۔کارزار۔جدل۔نبرد پیکار۔حرب۔پرخاش۔مخالفت۔مخاصمت۔

Spiritual/'spɪrɪtʃuəl/adj.n .1 of or concerning the spirit as opposed to matter. 2 concerned with sacred or religious thing; holy; divine; inspired (***the spiritual life; spiritual songs***). 3 (of the mind etc.) refined, sensitive; not concerned with material. 4 (of a relationship etc.)concerned with the soul or spirit etc., not with external reality. [ORIGIN: Middle English via Old French **spiritual** from Latin **spiritualis**(as SPIRIT).]

Warfare/'wɔ:feə(r)/.n 1 a state of war; campaigning. 2 the activity of fighting a war, especially using particular weapons or methods. 3 the activity of competing in an aggressive way with another group, company, etc[ORIGIN: Middle English **werefare**, from Middle English **werre**("war") + fare ("journey, going"), equivalent to war + fare.]

A۔رسالت اور رُوحانی جنگ

1۔ شیطان سب سے زیادہ خوشخبری کے پھیلاؤ سے نفرت کرتا ہے۔خوشخبری کے پھیلاؤ ہی سے لوگ تبدیل ہوتے اور اُن کو خدا کی بادشاہت میں واپس لانے کے لیے جیتا جاتا ہے۔

2۔ پس رسالت اور رُوحانی جنگ فطری طور پر اکٹھے ہوتے ہیں۔وہ مشنریز جو رُوحانی جنگ کے لیے تیار نہیں وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔وہ مشنریز جو رُوحانی جنگ کے لیے تیار ہیں وہ عظیم فتوحات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

مصنف کی توضیح

مندرجہ ذیل خط ایک ایسے مشنری کا ہے جو نیوگنی (New Guinea) کے جنگلات میں کام کرتا تھا۔اُس نے یہ الفاظ اپنے دوستوں کو لکھے۔

"دوستوں،لڑائی کے گھمسان میں ہونا بہت بڑی بات ہے،ابلیس نے اپنے مہلک ہتھیار آپ کے اُوپر تانے ہوئے ہیں جو مایوسی،بددلی،بدگوئی اور بیماری ہیں۔وہ کبھی بھی نیم گرم اور سست لوگوں پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔جب کوئی بھی شخص اُس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بڑی شدت سے اُس کا جواب دیتا ہے۔آپ کو ہمیشہ اپنی ضرب کا جائزہ لینا چاہیے جس سے آپ اُس پر وار کرتے ہیں۔جب آپ ناتوانی اور کمزوری کی حالت میں ہوں،جب نومرید منحرف ہو جائیں،جب آپ اِس بات کو جانتے ہوں کہ سب سے اُمید افزا متلاشی بیوقوف بن رہے ہیں،جب آپ کے پیغام پر بہت زیادہ لوگ کان نہ دھر رہے ہوں،تو کیا اُس وقت آپ کو پریشان ہو جانا چاہیے؟ جی نہیں،یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ آپ کچھ دیر کے لیے رُک جائیں اور ہللویاہ پکاریں! دوستوں سے تقویت حاصل کریں۔آسمان آپ کے لیے شہر پناہ ثابت ہوگا۔ہمارے اندر جو ہے وہ لامتناہی ہے اور وہ اَن گنت خوبیوں کا مالک ہے۔لوگ ناکامی کے ناممکنات کو دیکھتے ہیں اور جب وہ کھڑے نہیں رہتے تو وہ بہت بیزاری کا شکار ہوتے ہیں۔خُداوند کی تمجید ہو۔ہم کبھی بھی نہیں بھاگیں گے۔"

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

B۔ اِس کورس کے مشمولات

مصنف کی رائے

ہم رُوحانی حالتِ جنگ میں ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو اِس جنگ کے لیے تیار کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مسیح کے اچھے سپاہی بننے کی کوشش کریں۔

1۔ یہ کورس تین حصوں پر مشتمل ہوگا۔

a- جنگ کے تقاضے

b- ایک سپاہی کے ہتھیار اور ساز وسامان

c- مشنریز کے حقیقی تجربات

2۔ اِس کورس کو پڑھنے کے دوران یہ بات ذہن میں رکھیں کہ رُوحانی جنگ میں مشغول ہونا تمام مسیحیوں کی بالعموم اور مشنریز کی بالخصوص سرگرمی ہے۔ یقیناً یہ ہر اُس شخص کے لیے لازم ہے جو خوشخبری کے پھیلاؤ کے لیے دشمن کے علاقہ میں جانا چاہتا ہے۔

a۔ اِس کورس کے اختتام پر ہم مختلف مشنریز کے تجربات بیان کریں گے تاکہ رُوحانی جنگ کے مختلف پہلوؤں پر کلاس میں بحث کو فروغ دیا جائے۔

b۔ اکثر اوقات رُوحانی جنگ کے بارے میں مشنریز کے تجربات دُوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اِس کی دو بنیادی وجوہات ہیں۔

1) پہلی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ جنگ میں اگلے موروچوں پر لڑتے ہیں اور اکثر اُن پر حملوں کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

2) بہت سے میدانِ رسالت میں شیطان کی قوتیں واضح طور پر عمل کرتی نظر آتی ہیں۔ جادوگری اور بت پرستی اِس جنگ کو مغربی ممالک میں بہت زیادہ پروان چڑھا چکی ہیں۔

II. جنگ کے تقاضے

A۔ جنگ بہت سے تقاضوں کو جنم دیتی ہے۔

1۔ جنگ کی حقیقت

a۔ اگرچہ "آسائش پسند مسیحی" اِسے نہیں سمجھ سکتے، مگر رُوحانی جنگ ہو رہی ہے۔ یہ جنگ حقیقی اور مستقل ہے۔ رُوحانی جنگ آسائش پسند اور آسان زندگی گزارنے والے مسیحیوں کے لیے بالکل اجنبی چیز ہے۔ یہ جنگ مستقل ہے، جیسے پولس کہتا ہے، "مسیح یسوع کے اچھے سپاہی کی طرح میرے ساتھ دکھ اُٹھا"۔ (2-تیمتھیس 3:2)

b۔ کچھ حالات میں ایسا ممکن ہے کہ مسیحی اِس جنگ سے بچ جائیں۔ اگر وہ دشمن کو پریشان نہیں کرتے تو وہ بغیر جنگ کے زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن دشمن بالآخر اُن پر غالب آجائے گا کیونکہ وہ تیار نہیں ہوں گے۔

1) بطور مسیحی سپاہی ہر ایک ایماندار کو چاہیے کہ وہ اس جنگ میں شمولیت کا شعوری فیصلہ کرے۔ ہمارے محرکات ضرور ہمارے سپہ سالار کو خوش کریں۔

2) پولس کے الفاظ کو سنیں۔ (2-تیمتھیس 4:2)

"کوئی سپاہی جب لڑائی کو جاتا ہے اپنے آپ کو دُنیا کے معاملوں میں نہیں پھنساتا تاکہ اپنے بھرتی کرنے والے کو خوش کرے"۔

2۔ یہ حصہ ہمارے رُوحانی جنگ کی حقیقت کو قبول کرنے کے بارے میں بیان کرتا اور کچھ بنیادی تقاضوں کی فہرست بناتا ہے جو اِس حقیقت کو ہر ایک مسیحی پر لاگو کرتے ہیں۔

بحث کا نکتہ

اِس بات پر بحث کریں کہ اگر آپ ایک ایسے علاقہ میں رہتے ہیں جہاں حقیقی جنگ ہو رہی ہے اور آپ اِس بات کو نظر انداز کرتے ہیں اور ایسے زندگی گزارتے ہیں جیسے کوئی جنگ نہیں۔

جب مسیحی رُوحانی جنگ کے معاملہ میں بالکل ایسا خیال کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

B۔ اتحاد کا تقاضا

1۔ کسی بھی فوج کی شکست کی یقینی وجہ اُن کے درمیان نا اتفاقی ہے۔ جیسے یسوع نے کہا "اگر کسی گھر میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ گھر قائم نہ رہ سکے گا"۔ (مرقس 25:3)

a۔ اتفاق میں طاقت ہے۔ (واعظ 9:4-12)

b۔ جنگ کی سب سے موثر حکمت عملی دشمن میں نا اتفاقی پیدا کرنا ہے۔

1۔ شیطان اِسی حکمت عملی کو کلیسیا کے خلاف استعمال کرتا ہے۔

2۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر کلیسیا اُسے روک نہیں پاتی۔

2- جنگوں کے دوران ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو کسی صورت بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے وہ بھی ایک دُوسرے سے مل جاتے ہیں۔

مصنف کی توضیح

امریکہ اور سوویت یونین پہلی اور دُوسری جنگ عظیم میں دوست بن گئے۔ یہ وہ دشمن تھے جو کسی بھی طرح سے اکٹھے نہ ہو سکے لیکن جنگ نے اُن میں اتحاد پیدا کر دیا۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

a۔ مسیحیوں کے درمیان تصادم بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔اِس کی سب سے بڑی وجہ کلیسیا اور شیطان کے درمیان ہونے والی رُوحانی جنگ کو نہ سمجھنا ہے۔

b۔ اکثر جہاں پر جنگ واضح نظر آتی ہے وہاں مسیحیوں کے لیے آپس میں متحد ہونا آسان ہوتا ہے۔

مصنف کی رائے

بطور مشنری میں نے سب سے پہلے جس چیز پر غور کیا وہ اتحاد کا اصول تھا۔ اُس وقت میں نے مختلف مسیحیوں میں بہت زیادہ اتحاد دیکھا۔ کیونکہ اُن کے پاس کوئی دُوسرا انتخاب نہیں تھا۔ جنگ بہت نزدیک تھی۔مسیحیوں نے دیکھا کہ اُن کو ایک دُوسرے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

یہ ہی اصول ایذارسانی کے درمیان دیکھا جاسکتا ہے۔ایذارسانی کے شکار مسیحیوں کو اتحاد سے کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔

c۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنگ کے دوران اتحاد کا تقاضا کیا جاتا ہے اور یہ اتحاد تقاضا کرتا ہے کہ جنگ کے بارے میں واضح آگہی ہو۔

بحث کا نکتہ

آپ کا دشمن کون ہے؟ کیا آپ دُوسرے چرچز کو بطور اپنا دشمن خیال کرتے ہیں؟ اگر ہم اپنے اختلافات کو ایک طرف کر کے شیطان کی کوششوں کے خلاف کھڑے ہو جائیں تو کیا ہوگا؟

C۔فرمانبرداری کا تقاضا

1۔فرمانبرداری کا تقاضا اتحاد کے تقاضے سے گہرے طور پر مماثل ہے۔ایک فوجی راہنما اُس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک اُس کے سپاہی اُس کے حکم کو نہیں مانتے۔

2۔شیطان اِس اصول کو سمجھتا ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک مسیح کے سپاہی اُس کی فرمانبرداری کر رہے ہیں۔

3۔فتح کا انحصار آپ کے رُوح القدس کی راہنمائی کے اشتراک سے ہے۔اِس کا انحصار شیطان کی ناکامی پر نہیں بلکہ یہ کلیسیا کے فتح مند یسوع کی اطاعت پر انحصار کرتی ہے۔ شیطان کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔اگر ہم یسوع مسیح کی پیروی کرتے ہیں تو کوئی چیز ہمیں روک نہیں سکتی۔

4۔ پس بطور مسیحی ہم جارحانہ حالت میں ہیں۔اور شیطان دفاعی حالت میں ہے۔

a۔غور کریں یسوع نے (متی 18:16) میں جہنم کے دروازوں کا ذکر کیا۔دروازے دفاعی ترکیب ہیں۔اُس کی واحد حکمت عملی یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو شکست دیں۔

b۔شیطان مندرجہ ذیل طریقوں سے ہمیں شکست دینے کی کوشش کرتا ہے:

1) وہ ہمارے اردگرد ہونے والی رُوحانی جنگ سے ہمیں غافل کرتا ہے اور ہمیں آسان رُوحانی اور جسمانی زندگی کی پیشکش کرتا ہے۔

2) وہ خُدا کی فوجوں میں نااتفاقی پیدا کرتا ہے۔

3) وہ خُدا کی فوجوں کے سپہ سالار کے خلاف نافرمانی کو پروان چڑھاتا ہے۔

کلاس نمبر:2

II. جنگ کے تقاضے

بحث کا نکتہ

اُن سپاہیوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے جو میدان جنگ میں دشمن کے خلاف پیش قدمی کرنے کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں؟ اِس خیال کو مسیحی زندگی کے ساتھ جوڑیں اور اِس پر بحث کریں۔

D۔ دُکھ اور قربانی کا تقاضا

1۔کیوں ایک سپاہی کو ضرور دُکھ اُٹھانا چاہیے؟ کیونکہ وہ اپنے **عمل میں محترک** ہوتا ہے۔ (2-تیمتھیس 4,3:2)

مصنف کی رائے

جنگ خوش آئند نہیں ہوتی۔ سپاہی قیمتی پلیٹوں میں کھانا نہیں کھاتے۔ وہ ائیر کنڈیشنر کمروں میں نہیں سوتے اور نہ ہی اُن کے کمرے آسائشوں سے پُر ہوتے ہیں۔

a۔ ’’جنگ جہنم ہے‘‘ جیسے ایک مشہور جنرل نے کہا۔ مسیحیوں کے لیے جنگ جہنم کے خلاف جدوجہد ہے۔

b۔ جنگ کا نتیجہ آرام دہ زندگی نہیں ہوتا۔ (لوقا 26-24:6) اِس کا نتیجہ دُکھ اور قربانی ہوتا ہے۔ (2-تیمتھیس 12:3) یہ پولس کا نکتہ ہے جو اُس نے (2-تیمتھیس 2: 3،4) میں پیش کیا۔

2۔اِن تصورات کا ہماری زندگی سے کیا تعلق ہے؟ ایک جنگ لڑنے والا ملک کیسے پیسہ خرچ کرتا ہے؟ کیا وہ یہ اپنی خوشی کے لیے کرتا ہے؟ یا صرف جنگ میں فتح حاصل کرنے کیلیئے؟

مصنف کی رائے

جنگ کے دنوں میں کسی شہری سے یہ بات سننا غیر معمولی نہ ہوگا کہ، ’’ہمیں ضرور قربانی دینی چاہیے کیونکہ اب جنگ کا وقت ہے‘‘۔ بطور مسیحی ہمیں اِن الفاظ کو کتنا زیادہ اپنی زندگیوں میں کہنا چاہیے۔

3۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے، وہ ایمان جس کے لیے کوئی قیمت ادا نہیں کرنی پڑتی اُس کی کوئی قدرومنزلت نہیں ہوتی۔

a۔ خوشخبری مفت ہے۔ لیکن ہم آسمان پر داخلہ کو خرید نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ بہت قیمتی ہے اِس میں ہم وہ چیز لینے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری نہیں ہے۔ ہم اپنی زندگی اور خواہشات پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں بجائے کہ ہم جنگ کے اثرات کی وجہ سے اُن کو ایک طرف کر دیں۔ سپاہی یقیناً تکلیف اُٹھاتا ہے۔ یہ جنگ کی فطرت ہے۔

b۔ پولس رسول کہتا ہے کہ اُس کی تکلیف کی وجہ سے بطور سپاہی اُس کا درجہ معتبر ہے۔ (1-کرنتھیوں 13-9:4)،(2-کرنتھیوں 28-23:11)

1) غور کریں کیسے پولس رسول کرنتھس کے سپاہیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اُس کی پیروی کریں (1-کرنتھیوں 16:4) جیسے اُس نے تیمتھیس کی (2-تیمتھیس 4،3:2) میں حوصلہ افزائی کی کہ وہ اُس کی پیروی کرے۔

2) ہمیں ضرور اپنے آپ سے سوال پوچھنا چاہیے؟ ’’کیا ہم پولس کی پیروی کر رہے ہیں جو یسوع مسیح کی پیروی کرتا تھا؟‘‘ کیا ہم سپاہیوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں جو جنگ میں ہیں یا ہم اُن عام لوگوں کی طرح ہیں جو جنگ میں حصہ نہیں لیتے؟ یاد رکھیں صرف سپاہی ہی تمغے جیتتے ہیں۔ عام شہری صرف سپاہیوں کے لیے تالیاں بجاتے ہیں!

بحث کا نکتہ

جنگ کے دوران دُکھ اور تکلیف کے اصول پر بحث کریں جیسے یہ روزمرہ طرزِ زندگی اور مختاری سے متعلق ہے۔

E۔ حوصلہ افزائی اور ذمہ داری کا تقاضا

1۔ ایک سپاہی نے اپنے آپ کو اپنے سپہ سالار اور اپنی فوج کے لیے وقف کیا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو وقف نہیں کرتا تو وہ بھٹک جائے گا۔

a۔ اِسی لیے پولس تیمتھیس کو کہتا ہے کہ وہ "اپنے آپ کو دُنیا کے معاملوں میں نہ پھنسائے"۔ (2- تیمتھیس 4:2)

b۔ ایک مسیحی سپاہی کو ضرور اپنی آنکھیں اپنے سپہ سالار پر رکھنی چاہیں۔(عبرانیوں 2:12) ہم اِس بات پر غور کر سکتے ہیں کہ(عبرانیوں 2:12) کا سیاق وسباق ہمیں کہتا ہے کہ "ہم ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو دُور کر کے اُس دوڑ میں دوڑیں جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے"۔(1:12)

1) اگرچہ دُنیا کہتی ہے کہ یہ دیوانہ پن ہے۔ مگر مسیحی سپاہی کو ضرور یک دل ہونا چاہیے۔

2) ایک سپاہی کو اپنے سپہ سالار کے ساتھ اپنی وفاداری میں غیر متنازع ہونا چاہیے۔ (امثال 5:3،6)

2۔ ایک سپاہی کو دلیر ہونا چاہیے۔ جب دشمن پیش قدمی کر رہا ہوتا ہے وہ کبھی بھی بھاگ نہیں سکتا۔ اُس کے ہتھیار(افسیوں 13:3-18) صرف اُس کی اپنی حفاظت کے لیے نہیں ہوتے۔ ایک سپاہی کے لیے پسپائی کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ پسپائی قابل قبول نہیں ہے۔

a۔ یقیناً اگر یہ حوالہ جات (رومیوں 31:8، 37، فلپیوں 13:4، 1- یوحنا 4:5 اور یعقوب 7:4) سچے ہیں تو پسپائی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

b۔ مسیحی سپاہی تب ہی قابل قدر ہے اگر وہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا۔(لوقا 62:9)

بحث کا نکتہ

خُدا پر اعتماد اور حوصلہ افزائی کے درمیان رشتہ پر بحث کریں۔ ہم کیسے اپنے حوصلہ کو بڑھا اور پروان چڑھا سکتے ہیں؟

مصنف کی رائے

دشمن کے بارے میں جاننا بھی بہت اہم ہے۔ ہمارا ایک کورس جس کا عنوان، فرشتے اور بدروحیں ہیں وہ دشمن کو نظرانداز نہ کرنے کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ ناواقفیت تباہی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ ہمیں ضرور اپنے دشمن اور اُس کی چالوں کے بارے میں جاننا چاہیے تاکہ ہم اُس کے خلاف جنگ میں اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

III. ایک سپاہی کے ہتھیار اور سازوسامان

مصنف کی رائے

ہم جنگ میں لڑنے کے لیے بلائے گئے ہیں۔ (2- کرنتھیوں 3:10-5) ہر مسیحی ایک سپاہی ہوتا ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو مغربی مسیحیت میں رہتے ہیں اکثر اِسے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم پولس کے (2- کرنتھیوں 3:10-5) میں بیان کئے گئے الفاظ پر غور کریں وہ اس طرح کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جنگ، ہتھیار، لڑائی، ڈھانا، ہلاک کرنا، مطیع کرنا۔ یہ امن کا وقت نہیں ہے۔ یہ جنگ کا وقت ہے۔

A۔ روحانی جنگ کی تیاری کے لزوم

1۔ ہم رُوحانی جنگ کے بارے میں اُس وقت تک بحث شروع نہیں کر سکتے جب تک ہم اِس بائبلی سچائی کو سمجھتے اور قبول نہیں کرتے کہ ہم جنگ میں ہیں۔ دشمن حقیقی ہے اور وہ حملے کر رہا ہے۔ جی ہاں، یہ جنگ کا وقت ہے اور ہمیں جنگ میں سپاہی بننے کے لیے بلایا گیا ہے۔

2۔ جب ایک سپاہی جنگ کے لیے تیار ہوتا ہے تو وہ اپنا تمام ساز و سامان پہن لیتا ہے۔

3۔ جب ایک سپاہی جنگ پر جاتا ہے تو وہ اپنے سب ہتھیار لے لیتا ہے۔

4۔ مسیحی سپاہی جنگ میں اِس بات کو سمجھتا ہے کہ وہ فتح مند اور غالب فوج کی نمائندگی کر رہا ہے۔

5۔ مسیحی سپاہی کو ضرور اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ اُس کی جنگ دفاعی اور جارحانہ دونوں قسم کی ہے۔

a۔ جارحانہ جنگ

1) عہد جدید کے مطابق مسیحیوں کو بدرُوحیں نکالنے کا اختیار ہے۔ (مرقس 17:16)

2) یسوع کے نام میں حکم دینا بنیادی جارحانہ ہتھیار ہے۔

b۔ دفاعی جنگ

1) یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ شیطان مسیحیوں پر حملہ کرے۔ (1-پطرس 9،8:5)

2) ایک راست اور محترک مسیحی زندگی بنیادی دفاعی ہتھیار ہے۔

مصنف کی رائے

مندرجہ ذیل حصہ جات رُوحانی جنگ کے ہمارے جارحانہ اور دفاعی ہتھیاروں کو پیش کرتے ہیں۔

ہمارا بنیادی دفاعی ہتھیار: ایک محترک مسیحی زندگی ہے۔

☆ جیسی مسیحی زندگی (اعمال 42:2) میں بیان کی گئی ہے۔

☆ راستبازی اور پاکیزگی

☆ ضبطِ نفس

بنیادی جارحانہ ہتھیار

☆ خدا کا کلام

☆ راستباز کا اختیار

☆ یسوع مسیح کا نام

کلاس نمبر:3

III. ایک سپاہی کے ہتھیار اور ساز و سامان

B۔ رُوحانی جنگ کے دفاعی ہتھیار

1۔ (اعمال 2:42) کے مطابق محترک مسیحی زندگی

مصنف کی توضیح

ایک اچھا ورزش کاری کا کوچ جانتا ہے کہ ایک اچھے حملہ کا انحصار ایک اچھے دفاع پر ہے۔ مسیحیوں کا سب سے اچھا دفاع اُن کی اپنی مسیحی زندگی ہے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں

____

____

____

____

____

a اعمال 2: 42 کے مطابق ایک محترک مسیحی زندگی کو پروان چڑھانے کی چار اہم سرگرمیاں ہیں۔

1) اچھی تعلیم اور مطالعہ بائبل
2) رفاقت
3) روٹی توڑنا
4) دُعا

b۔ اچھی تعلیم اور مطالعہ بائبل

1) جنگ کے دوران لاعلمی کی کوئی گنجائش نہیں جنگ کے دوران لاعلمی خودکشی کے مترادف ہے۔ دشمن کبھی بھی اِس عُذر کا احترام نہیں کرے گا کہ ''میں نہیں جانتا''۔
2) دُرست عقائد کسی قلعہ کی دیوار کے بنیادی پتھروں کی مانند ہیں۔
3) بائبل کی تعلیم، مطالعہ بائبل اور بائبل کے بارے میں سیکھنا مسیحی سپاہی کی بنیادی سرگرمیاں ہیں اور ان کے بغیر وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔

c۔ رفاقت

1) اتفاق میں طاقت ہے۔ (واعظ 12:4) اور اتحاد ہی قوت ہے۔ اکیلے اور الگ الگ ہونے میں کمزوری ہے۔

a) ایک سپاہی جو جنگ میں اپنی فوج سے الگ ہو جاتا ہے، بہت خطرے میں ہے۔

b) یہ بات مسیحی سپاہیوں پر بھی صادق آتی ہے۔ وہ مسیحی شیطان کا سب سے آسان ہدف ہیں جو دُوسروں کے ساتھ رفاقت میں نہیں رہتے۔

c) پس 1- کرنتھیوں 5:5 کے سیاق وسباق میں کسی کو رفاقت سے جدا کرنا "شیطان کے حوالے" کرنے کے مترادف ہے۔

2) کسی بھی مسیحی سپاہی کا سب سے بڑا دفاع دُوسرے مسیحیوں سے رفاقت ہے۔ اکیلے جنگ لڑنے کی کوشش نہ کریں۔ یاد رکھیں کلیسیا کو خدا کی فوج کہا گیا ہے نہ کہ خدا کے سپاہی۔

d۔ روٹی توڑنا

1) ساکرامنٹس

a) پاک عشاء اور بپتسمہ یقیناً کسی بھی مسیحی سپاہی کے دفاع کو مضبوط بناتے ہیں۔

b) ساکرامنٹس مسیحی سپاہی کو راستہ مہیا کرتے ہیں کہ وہ اپنے سپہ سالار کو پہچان سکے اِس طرح وہ اپنے سپہ سالار سے وفاداری کا اظہار کرتا ہے تو وہ اپنے وعدے، ذمہ داری اور دفاع کو مضبوط کرتا ہے۔

2) عشائے ربانی کا مطلب

a) عشائے ربانی۔ شکر گزاری کو ظاہر کرتی ہے یہ حمد وثنا اور پرستش کی سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

b) حمد وثنا اور پرستش مسیحی دفاع کا بہت اہم حصہ ہیں۔ شیطان اور اُس کی رُوحیں خدا کی حمد وثنا کو سننا برداشت نہیں کر سکتیں۔

1) اِس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خروج 17: 8-13 پر غور کریں۔

2) عہد عتیق کی پرستش کے بارے میں بھی غور کریں۔

e۔ دُعا

1) ایک مسیحی سپاہی جو دُعا نہیں کرتا اُس سپاہی کی مانند ہے جو اپنی رسد کو خود کاٹ دیتا ہے۔ یہ ایک خود کردہ ناکہ بندی کے مترادف ہے۔

2) بائبلی دُعائیں خاص طور پر رُوحانی جنگ میں موثر ہوتی ہیں۔

a) یہ وہ جگہ ہے جہاں مسیحی سپاہی کلام خُدا کے مطابق خُدا سے دُعا کرتا ہے یا اصل میں وہ بدی اور آزمائش کو روکتا ہے۔

b) قوت، تحفظ، اور وعدوں کی طلبی کے لیے بائبل کو استعمال کریں۔

3) دُعائیں اور کلام مقدس کے الفاظ ہمارے اپنے الفاظ سے زیادہ دُرست اور طاقت ور ہیں۔ بیابانی آزمائش میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے کلام مقدس کو بطور دفاعی تلوار استعمال کیا۔ (متی 3 باب)

مصنف کی توضیح

ایک مسیحی سپاہی شیطانی حملہ کے دوران (افسیوں 1:18-21) اور (1- یوحنا 4:4) کو بطور دُعا استعمال کر سکتا ہے۔

پیارے خدا تو جو تمام معبودوں سے افضل ہے تو اُس سے عظیم ہے جو اِس دُنیا میں ہے۔ تم طاقت ور ہو اور دشمن ہار گیا ہے۔ مجھ پر اپنی عظیم قوت کو ظاہر کر جو مجھ میں ہے۔ میں اِس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ جو قوت مجھ میں ہے وہ قوت ہر ایک حکومت اور اختیار سے بالاتر ہے۔ اور تمہارا نام سب ناموں سے افضل ہے۔ یسوع کی فتح کی بنیاد پر میں ہر ایک شیطانی قوت پر تمہاری فتح اور حفاظت کو مانگتا ہوں یہ دُعا میں یسوع کے نام میں مانگتا ہوں۔ آمین

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

2۔ راستبازی اور پاکیزگی

a۔ آپ کون ہیں اور کیسی زندگی گزارتے ہیں۔

1۔ رُوحانی جنگ کی حکمت عملی سادہ اور درجہ بدرجہ ہدایات سے زیادہ گہری ہے۔

2۔ رُوحانی جنگ میں کامیابی کا انحصار جنگ لڑنے والے شخص کی شخصی زندگی پر ہے کہ وہ کیسی زندگی گزار رہا ہے۔

3۔ اعمال19 : 15 کا مطالعہ کریں۔

a) جیسا کہ سِکوا کے سات بیٹے محض یسوع کا نام لے کر بدرُوحوں کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ایسا کرنا کسی بھی شخص کو اِس قابل نہیں بناتا کہ وہ بدرُوحوں کو نکال سکے۔

b) ''راست الفاظ'' راستباز شخص کے بغیر بالکل بے فائدہ ہیں۔ اِن کا انحصار جادو پر نہیں۔ اِن کا انحصار یسوع کے ساتھ تعلق پر ہے۔ اگر یسوع کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں تو پھر الفاظ بے فائدہ ہوں گے۔

c) ہم اِس واقع سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جھاڑ پھونک کرنے کی خوبی کا انحصار جھاڑ پھونک کرنے والے کی زندگی پر ہے۔ (ہم اِسے راستبازی اور پاکیزگی کہہ سکتے ہیں) ہمیں ضرور یسوع کو جاننا چاہیے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں اِس طریقہ سے بھی استعمال کرے تو ہمیں اُس کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

b۔ راستبازی (افسیوں14:6)

1) راستبازی سینہ بند کی طرح ہے۔ یہ ایک بھاری قسم کا جنگی ہتھیار ہے جسے ہم دشمن کے خلاف دفاع میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہماری حفاظت کرتا ہے۔

2) ایک راست زندگی ہمیں اِس قابل بناتی ہے کہ ہم اعتماد کے ساتھ دشمن کے علاقہ میں جا سکیں۔ جو شخص خُدا کے سامنے راستباز ہے وہ خُدا سے ہر اُس چیز کو حاصل کرے گا جس کی اُسے فتح کے لیے ضرورت ہے۔

3) دُوسری طرف بے تربیت مسیحی موثر سپاہی نہیں ہوتے۔ وہ لوگ جو راستبازی سے زیادہ گناہ آلودہ خوشیوں کی بھوک اور پیاس رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ کرتے ہیں اور دشمن انہیں مغلوب کر لیتا ہے۔ (1- کرنتھیوں27:9 پر غور کریں)

c۔ پاکیزگی (متی8:5)

1) مسیحی دفاع کا سب سے اہم حصہ نیک و بد اور شیطان اور خدا میں امتیاز کرنے کی خوبی ہے۔

2) پاکیزگی مسیحیوں کو اِس قابل بناتی ہے کہ وہ خدا کو دیکھ سکیں اور نیک و بد میں امتیاز کر سکیں۔ امتیاز کی خوبی رُوحانی جنگ میں بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارا دشمن بھیس بدلنے اور دھوکا دینے میں ماہر ہے۔

3) ہمیں ضرور رُوحانی جنگ میں محرکات کی پاکیزگی پر بھی غور کرنا چاہیے۔

بحث کا نکتہ

کیا آپ رُوحانی جنگ میں شمولیت کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ بہت ولولہ انگیز ہے؟ کیا آپ یسوع کی تعریف اور توصیف کی بجائے محض قوت کے احساس سے بھرنے کے خواہش مند ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی تعریف کریں کہ آپ ایک عظیم شخص ہیں جنہیں بدرُوحوں پر اختیار ہے یا آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آزاد ہوا اور مسیح کی قدرت کو دیکھیں؟ آپ کے کیا محرکات ہیں؟ (1- کرنتھیوں 27:9) کا مطالعہ کریں اور اِن تمام سوالوں کا جواب دیں ہمیں ضرور رُوحانی جنگ میں غرور سے بچنا ہے۔ جلال صرف خدا کے نام کو ملنا چاہیے۔

3۔ سب سے بڑا دفاع اپنے آپ کو مارنا ہے۔

a۔ ایک شخص جو مر گیا اُسے مارا نہیں جا سکتا۔

1) وہ مسیحی جس نے اپنے آپ کو ختم کر دیا ہے اور اپنی ہر چیز مسیح کے سپرد کر دی ہے دشمن سے محفوظ ہے۔

a) شیطان، وقف شدہ، ذمہ دار اور بے غرض مسیحیوں سے مکمل طور پر مایوس ہے۔

b) شیطان کا آپ کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار آپ خود ہیں۔ وہ آپ کی خود غرضی کو بطور پھندا استعمال کرتا ہے جب ایک مسیحی بے غرض زندگی بسر کرتا ہے تو وہ اپنے دشمن کے سب سے بڑے ہتھیار کو اُس سے چھین لیتا ہے۔

2) (عبرانیوں 2: 14-15) کا مطالعہ کریں۔

a) جب شیطان موت کی قوت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا تو وہ بے بس ہو جاتا ہے۔

b) وہ مسیحی جنہوں نے اپنے آپ کو ختم کر دیا ہے اُنہیں موت کا کوئی خوف نہیں کیونکہ وہ پہلے سے مر چکے ہیں۔ اس طرح شیطان اپنی لڑائی میں شدید بے بس ہو جاتا ہے۔

3) یہ بہت مشکل ہے کہ آپ کسی کو اُس بات سے دھمکائیں جس سے اُسے کسی قسم کا خوف نہیں (فلپیوں 21:1)

b۔ ایک ''دستبرداری کی زندگی'' نا صرف شیطان کو کمزور کر دیتی ہے بلکہ ہمیں اُس پوشیدہ ہتھیار تک رسائی دیتی ہے جسے یسوع نے خود استعمال کیا۔ بے غرضی

4 ۔ ہم (افسیوں 6: 10-18) کا مطالعہ کر کے اپنے دفاعی ہتھیاروں کے متعلق مختصر مشاہدات بنا سکتے ہیں۔

a۔ یہ حوالہ ہر اُس بات کا مختصر خلاصہ پیش کرتا ہے جو ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں۔ یہ مسیحیوں کے دفاع کا خلاصہ پیش کرتا ہے اور ایک مسیحی کے ہتھیاروں کو علامتی طور پر بیان کرتا ہے۔

b۔ ہمیں چاہیے کہ پولس کی اُس تاکید کا جائزہ لیں کہ خدا کے تمام ہتھیار باندھ لو۔ (آیت 11، 13)

1) یہ بہت اہم ہے کہ ہم تمام ہتھیار باندھیں۔

2) یہ ایک محترک عمل ہے۔ ہتھیار کو ضرور لینا (آیت 11) اور باندھنا (آیت 13) چاہیے۔

c۔ ہمیں ضرور اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ یہاں پر زور ہتھیار اور اُس خوبی پر دیا گیا ہے جسے ہم کر سکیں گے۔ (آیت 11، 13) دفاع کے نتائج ایک کامیاب سپاہی کی خوبی ہوتے ہیں۔

d۔ ہمیں چاہیے کہ ہم شفاعت کے اعادہ پر غور کریں کیونکہ شیطان کیخلاف کھڑے ہونے میں یہ بہت موثر ہے۔ (11، 13، 14) یہ دفاع کا تصور ہے۔ یہ پسپائی نہیں ہے۔ یہ دشمن کو پیش قدمی کرنے سے روکتی ہے مسیحیوں کو اپنے دفاع میں پُر اعتماد ہونا چاہیے۔ اُن کو بھی بالکل بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ (فلپیوں 1:27-28)

e۔ بارہویں آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''کشتی'' کے لیے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ نئے عہد جدید میں اور کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ یہ لفظ دست بدست لڑائی کو ظاہر کرتا ہے۔

مصنف کی توضیح

جدید دور کی لڑائی جس میں غیر معمولی ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے ایک فاصلہ کی لڑائی ہے۔ کچھ سپاہیوں نے اُن کو دیکھا بھی نہیں ہوتا جنہیں وہ مار رہے ہوتے ہیں۔ وہ صرف ایک کمپیوٹرائز بٹن کو دباتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ختم کرنے کے لیے میزائل بھیجتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آسان لڑائی رُوحانی جنگ کو سمجھنے میں آپ کو غلط فہمی کا شکار کرے۔

تاہم رُوحانی جنگ جدید دور کی جنگ کی طرح نہیں، رُوحانی جنگ دست بدست لڑائی ہے۔ یہ بہت مشکل کام ہے۔ یہ بہت حقیقی اور نزدیک کی لڑائی ہے۔ جدید دور کی لڑائی رُوحانی جنگ کی حقیقت کے تصور کو مسخ کرتی ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ مسیحی سپاہی رُوحانی جنگ کو جدید دور کی جنگ کے طور پر لڑنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ جنگ کے دوران پُرسکون ہونا چاہتے ہیں وہ بالکل نہیں چاہتے کہ اُن کا پسینہ بہے۔ وہ دشمن کے آمنے سامنے یا دست بدست لڑائی کے تصور کو پسند نہیں کرتے۔ وہ جنگ سے دور رہ کر جنگ لڑنا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ وہ وقفہ وقفہ سے بٹن دباتے رہیں۔

تاہم مسیحی سپاہیوں کو ضرور روزانہ دست بدست لڑائی کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ یہ ایک حقیقی جنگ ہے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

f۔ ہم اِس بات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ (18 آیت) میں دُعا کی ہدایت براہِ راست ہتھیار باندھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ پولس کہتا ہے کہ دُعا کے وسیلے اپنے ہتھیار باندھ لو۔

1) آپ نجات کا خود کیسے پہنتے ہیں؟ آپ ایمان کی سپر کیسے پہنتے ہیں؟

2) اِن سوالوں کا سب سے موثر جواب: ''دُعا کے وسیلہ'' ہے۔

کلاس نمبر:4

III. ایک سپاہی کے ہتھیار اور ساز و سامان

C. رُوحانی جنگ کے جارحانہ ہتھیار

1۔ خدا کا کلام

a۔ شیطان جھوٹا ہے۔(یوحنا44:8) وہ مسیحیوں پر الزام لگاتا ہے۔ (مکاشفہ10:12)

1) مسیحی سپاہیوں کو ضرور الزام لگانے والے کے جھوٹ کو سچ سے بدلنا ہے کیونکہ اب وہ آزاد اور الزام سے بری ہیں۔(رومیوں1:8)

2) خدا کی سچائی کو ضرور شیطان کے خلاف بطور جارحانہ ہتھیار استعمال کریں۔

b۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیحی سپاہی اپنا سلاح خانہ خدا کے کلام سے بنا سکتا ہے۔اور ایمان کے ذریعے وہ اپنے ہتھیاروں کو دشمن کے خلاف استعمال کر سکتا ہے۔

c۔ یہاں پر بائبل کی سچائی کا تسلسل بیان کیا گیا ہے کہ مسیحی سپاہی دشمن کے حملہ کے خلاف کھڑا رہ سکتا ہے۔

1) مسیح کی فتح ایمانداروں کو مضبوط بنیاد فراہم کرتی اور اُن کی فتح کو یقینی بناتی ہے۔(متی 1:4-11 ؛ رومیوں 12:5-19)

2) مسیح شیطان کے کام کو تباہ کرنے آیا (1-یوحنا 3: 8؛ کلسیوں15:2؛ عبرانیوں14:2- 15)

3) فتح راستبازوں سے منسوب ہے اور اُنہی کو دی گئی ہے۔(افسیوں1: 19- 23 ؛ 2: 4-6 عبرانیوں1: 13؛ 1-پطرس3: 22)

4) راستباز نجات کے وسیلہ سے قانونی طور پر شیطان کی قدرت سے آزاد ہیں۔(اعمال 18:26؛لوقا 10 :17؛ 2- کرنتھیوں4:4؛ افسیوں2 : 1- 3، کلسیوں13:1)

5) آزادی کا تسلسل اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے سے۔ (یعقوب4 : 7 ؛ 1- پطرس 8:5) اور اپنے سب ہتھیار باندھنے سے ہے(افسیوں10:6-18) نا کہ شیطان کو موقع فراہم کرنے سے(افسیوں27:4)

d۔ خُدا کا کلام زندہ اور موثر ہے۔

1) جب خدا کا کلام رُوح القدس کی قدرت سے بیان کیا جاتا ہے۔تو یہ دشمن شیطان کے غلبہ کو ختم کر دیتا ہے۔(افسیوں5:6 - 14)

a) چنانچہ خدا کے کلام کو ہر ایک مسیحی سپاہی کے اندر ضرور زندہ ہونا چاہیے۔

b) ہمیں ضرور اِس کا مطالعہ کرنا، یاد کرنا اور اِس پر غور وخوض کرنا چاہیے۔رُوحانی جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔ہمیں اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ یہ یاد کیا ہوا کلام ہی تھا جسے یسوع نے بیابان میں شیطان کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کیا۔ (متی 4 : 4،7،10)

2) ہر بار جب مسیحی سپاہی خدا کے کلام کو بطور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔تو وہ اپنی جگہ اور اپنے آپ کو مضبوط کرتا ہے۔

3) یسوع کے اُس تسلسل پر غور کریں جو اُس نے اپنے آپ کو شیطان کے خلاف مضبوط کرنے کے لیے کیا۔

a) اولاً، (متی4:4)یسوع نے سادگی سے خدا کے کلام کا اعلان کیا لکھا ہوا ہے

b)ثانیاً، (متی1:4) یسوع نے شیطان کو جھڑکا اور خدا کے کلام کا اعلان کیا "یہ بھی لکھا ہے"

c)ثالثاً، (متی4: 10) یسوع نے شیطان پر حملہ کیا اور خدا کے کلام کا اعلان کیا "اے شیطان دُور ہو کیونکہ لکھا ہے"

(1) یسوع کلام کو بیان کرنے سے جھڑکنے یاد کرنے اور کلام کو بیان کرنے سے حملہ کرنے اور کلام کو بیان کرنے کی طرف گیا۔

(2) ہر بار کلام بیان کرنے سے یسوع نے جنگ میں اپنی جگہ کو مضبوط کیا۔

(3) ہر ایک فتح ہمیں اگلی جنگ کے لیے مضبوط بناتی ہے۔

2۔ راستباز کا اختیار

a۔ جیسا ہم نے اُوپر دیکھا، جتنے زیادہ شیطان حملے بڑھاتا گیا، یسوع اور زیادہ اختیار کے لیے قوت لگاتا گیا آخر کار یسوع نے اختیار کے ساتھ حکم دیا اور کہا، "اے شیطان دُور ہو"۔

1) یسوع مسیح کے وسیلہ سے مسیحی سپاہی کے پاس بالکل وہی اختیار ہے اور وہ اختیار کے ساتھ حکم دے سکتا ہے۔

2) ایماندار آج جھاڑ پھونک کی خدمت کر سکتے اور بدرُوحوں کو نکال سکتے ہیں۔

3) مندرجہ ذیل تین نکات آج کے دور میں جھاڑ پھونک کی خدمت میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

a) ہم یسوع مسیح کی مثال دیکھ سکتے ہیں کہ اُس کی خدمت کا ایک چوتھائی حصہ جھاڑ پھونک کی خدمت پر مشتمل تھا۔

b) راستبازوں کو یسوع مسیح کی طرف سے حکم اور اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بدرُوحوں کو نکالیں۔(متی 10:1،8 ؛ لوقا 10 : 17- 20 ؛ مرقس 17:16)

c) یسوع کے شاگردوں کی مثال۔اُس کے شاگرد اِس خدمت کو سرانجام دیتے رہے۔ (اعمال 8:6،7 ؛ 16 :16-18)

4) آخرکار یوحنا 14: 12 میں بیان کئے گئے واضح اشارہ پر غور کریں جو آج کے دور میں جھاڑ پھونک کی خدمت کی واجبیت سے متعلق ہے۔

b۔ متی 17:14-21 کا مطالعہ کریں

1) ایمان کے بغیر اختیار کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔

2) ایمان اور اختیار لازماً اکٹھے ہوتے ہیں۔

c۔ کیونکہ ہمارے پاس اختیار ہے ہمیں ضرور جارحانہ سپاہی کی طرح حملہ آور ہونا چاہیے۔

1) شیطان ہمیں پریشان کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

2) وہ ہمیں آرام دہ اور اطمینان بخش رکھنے کی کوشش کر سکتا ہے تاکہ ہم اُسے پریشان نہ کریں۔

3) ہمیں ضرور اپنے اختیار کے لیے خدا پر ایمان رکھنا چاہیے اور تاریکی کی قوتوں پر حملہ کرنے کے اپنے کام کو جاری رکھنا چاہیے۔

مصنف کی رائے

مسیحی جب خدا کی طرف سے سونپے گئے کام کو کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ پریشانی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔تاہم، ہم کاہلی کا شکار ہو سکتے ہیں اگر ہم یہ توقع کریں کہ خدا ہمارے لیے کام کرے۔

یہ مسیحی سپاہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن پر حملہ کرے۔ہمیں ضرور خدا کے دیئے ہوئے اختیار کو استعمال کرنا چاہیے۔

d۔ جھاڑ پھونک کی خدمت اور رُوح القدس (اعمال 4 : 31)

1- رُوح القدس سے معمور ہونا راستباز میں براہ راست اختیار پیدا کر دیتا ہے۔

2- جتنا زیادہ ہم رُوح القدس سے معمور ہوتے جائیں گے اتنا ہی اختیار ہم اپنی خدمت میں حاصل کرتے جائیں گے۔

3۔ یسوع کا نام (کلسیوں 3 : 17)

a۔ یسوع کے نام کو استعمال کرنے کی بنیاد کسی جادو پر نہیں ہے۔یہ نام تب ہی قابلِ اختیار ہو گا جب یہ ایک سچے قائم مقام کی طرف سے بولا جائے گا۔(اعمال 19:13-16)

1) ایک سفارت خانہ کسی دغاباز کی بات نہیں سنتا۔

2) ایک سچے ایلچی کی فرمانبرداری اُس کے مقرر کرنے والے کی طرح کی جاتی ہے۔

b۔ یسوع کے نام میں دُعا کرنا ایمانداروں کو خدا کی طرف سے دیا گیا قانونی حق ہے۔(یوحنا 14: 13 ؛ 16 : 24)

c۔ یسوع کے نام میں دُعا کرنا اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یسوع ہی سب کچھ ہے۔ ہمیں ضرور یسوع کو پیش کرنا چاہیے۔یقیناً جب ہم بدی کا مقابلہ کریں۔تاہم یسوع کا نام کوئی افسوں گری نہیں ہے یہ ایک شخص کو ظاہر کرتا ہے۔

D۔ رُوحانی ہتھیاروں کے بارے میں اختتامی خیالات

1۔ایک مسیحی سپاہی کے ہتھیار اور ساز و سامان اُس کے اپنے نہیں ہیں۔ یہ خُدا کے ہیں۔

a۔ جب وہ راستبازی کو اختیار کرتا ہے تو یہ خُدا کی راستبازی ہوتی ہے۔

b۔ جب وہ کلام کو استعمال کرتا ہے تو یہ خُدا کا کلام ہوتا ہے۔

2۔اسی طرح وہ شخص جو سپاہی ہے اُسے ضرور باہر جانا اور جنگ کرنا چاہیے۔ جب ایک حکم دیا جاتا ہے تو حکم دینے والا توقع کرتا ہے کہ وفاداری، ایمانداری اور فرمانبرداری سے اُس حکم کی تکمیل کی جائے۔

3۔ مسیحی سپاہی ایمان سے جیتا ہے۔ یہ ایمان کی سپر ہوتی ہے جسے وہ جنگ میں لے کر جاتا ہے۔

a۔ رومی سپاہی سپر اُٹھائے رکھتے تھے جو اُن کو سر سے پاؤں تک بچائے رکھتی تھی۔ مگر وہ اُن کی پست کو نہیں ڈھانپتی تھی۔ کوئی بھی پیچھے نہیں بھاگ سکتا تھا۔ ایمان کبھی بھی واپس نہیں پلٹتا۔

b۔ ایمان ہمیشہ آگے دیکھتا ہے۔(عبرانیوں 1:11)

4۔ یسوع مسیح رُوحانی جنگی زمانہ میں کامیابی کی کنجی ہے۔

a۔ یہ کہا جا چکا ہے کہ شیطان کو اپنی زندگی سے دُور رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ یسوع کو اپنے پاس رکھیں۔

b۔ یسوع اور شیطان کبھی بھی ایک جگہ میں خلط ملط نہیں ہو سکتے۔ آپ دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ جس کی آپ پیروی کریں گے وہ ہی آپ کا مالک ہوگا۔

کلاس نمبر:5

IV. رُوحانی جنگ کے بارے میں مشنریز کے تجربات

مصنف کی رائے

ہم اِس کورس کا اختتام مشنریز کی سچی کہانیوں اور تجربات سے کریں گے جو رُوحانی جنگ میں شامل ہوئے۔ یہاں پرشخصی تجربات کے مقررہ اصول دیئے گئے ہیں اور یہ اُن مسیحی سپاہیوں کی مدد کریں گے جو رُوحانی جنگ لڑ رہے ہیں۔

A۔رُوحانی جنگ کی سرگزشت اور اصولات

1۔ ایک مشنری کہتا ہے کہ چھوٹی جنگوں کی بہ نسبت بڑی جنگوں کے لیے ایمان رکھنا آسان محسوس ہوتا ہے۔

a۔یہ عام مسئلہ رُوحانی جنگ میں ثابت قدمی اور اُستواری کی ضرورت کو واضح کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو کبھی کبھار ہونے والی بڑی جنگ کو لڑنے کے لیے تحریک دیتا ہے دُوسرا پہلو یہ ہے کہ ہر روز ہونے والے چھوٹے تصادموں کے خلاف لڑنے کی تحریک دی جائے۔

b۔اِس مسئلہ کی وجہ یہ ہے بڑی جنگیں اکثر ہماری بے کسی کو ظاہر کرتی ہیں۔ اِس میں ہمارے پاس خدا پر بھروسہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس کوئی انتخاب نہیں ہوتا سوائے اِس کے کہ ہم ایمان پر چلیں۔ اکثر ایسا محسوس کیا جاتا ہے چھوٹی جنگیں ہماری قابلیتوں سے جیتی جاتی ہیں ہم اپنے آپ پر بھروسہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان رُک جاتا ہے۔

مصنف کی توضیح

ایک آدمی نیاگرہ کے آبشار (Niagara Falls) (جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا آبشار) کی نال میں اس کے اندر گیا اُس نے کھونچا نہیں لیا تھا۔ اِس ناقابلِ یقین واقعہ کے تھوڑی دیر بعد وہ گلی میں جا رہا تھا اور ایک مالٹے کے چھلکے سے پھسل کر گر گیا۔ اُسے ہسپتال لے کر جایا گیا اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں

____

____

____

____

____

c۔اکثر اوقات مسیحی سپاہی چھوٹے چھوٹے تصادموں میں مات کھا جاتے ہیں جب وہ بڑی بڑی جنگوں میں جیت رہے ہوتے ہیں

d۔ہمیں اپنی جنگ میں ضرور ثابت قدم اور مستقل مزاج ہونا ہے ہمیں ضرور اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ ہم خدا کے بغیر چھوٹی سے چھوٹی لڑائی میں بھی بے یار و مددگار ہیں۔

2۔ایک دُوسرے مشنری نے ایک کہانی سنائی جب وہ ایک شخص کے لیے مہینوں دُعا کر چکا کہ وہ خواہشِ شہوانی سے آزاد ہو۔ اُس نے بہت سا وقت بدرُوح کو جھڑکنے اور ڈانٹنے میں صرف کر دیا۔ ایک رات رُوح القدس نے اُسے دکھایا کہ بدرُوح اِس مسئلہ کی وجہ نہیں ہے۔ اِس مسئلہ کی وجہ اُس شخص کا اپنا جسم ہے اِس مسئلہ میں بدرُوح کو

ڈانٹنے کی ضرورت نہیں اِس مسئلہ میں بدن کو رُوحانی طور پر مُردہ کرنے کی ضرورت ہے۔

a۔ اُس مشنری نے اُس شخص سے بات کی جس کے لیے وہ دُعا کر رہا تھا۔ اُس شخص نے اِس بات کا اقرار کیا کہ یہ بدرُوح نہیں تھی بلکہ اُس کی اپنی جسمانی خواہشات تھیں۔ جب اُس مشنری نے اُس سے پوچھا کہ اُس نے پہلے اُسے کیوں نہیں بتایا۔ تو اُس آدمی نے جواب دیا کہ "مجھے اُمید تھی کی آپ جسمانی خواہشات کو باہر نکال سکتے ہیں"۔

b۔ ہمیں ضرور رُوحانی جنگ میں رُوحوں کے امتیاز کی اہمیت پر غور کرنا چاہیے۔ آپ بدرُوحوں کو صلیب نہیں دے سکتے اور نہ ہی جسم کو باہر نکال سکتے ہیں۔

مصنف کی توضیح

مندرجہ ذیل خیالی کہانی کو مشنریز کی کہانی میں شامل کیا جا رہا ہے

ایک دن شیطان خدا کے پاس آیا اور اُس نے شکایت کی کہ وہ بہت بے کار ہے۔ اُس نے خُدا سے کہا کہ اُس کے پاس کرنے کے لیے کوئی کام نہیں لحاظ آپ مجھے کرنے کے لیے کچھ کام دیں۔ خُدا اُس کی بات سُن کر متعجب ہوا۔ خدا نے شیطان سے کہا کہ تو پہلے سے ہی اپنا کام کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو گناہ کی طرف مائل کر رہا ہے۔ خدا نے اُسے کہا تم اور زیادہ سخت کوشش کر سکتے ہو۔ شیطان نے جواب دیا، یہ آسان نہیں۔ کیونکہ اِس سے پہلے کہ میں کسی شخص کو گناہ کی طرف مائل کروں وہ پہلے سے ہی گناہ کر رہا ہوتا ہے اور مجھے اُسے کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ اُس نے کہا کہ وہ بہت بے کاری محسوس کر رہا ہے۔

کبھی کبھار ہم شیطان کو بہت زیادہ مورد اِلزام ٹھہراتے ہیں لیکن اکثر یہ ہمارا اپنا جسم ہوتا ہے اور ہمیں ضرور اِس کے خلاف جنگ کرنی چاہیے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں

____

____

____

____

____

____

C۔ عملی اصولات

1۔ فرشتوں کی حقیقت

a۔ ایک مشنری نے اُس وقت کی کہانی بیان کی جب وہ افریقہ میں انقلاب کے دوران وہاں تھا۔ اُس کے اردگرد مشین گنوں کی سنسناہٹ تھی لوگ مارے جا رہے تھے۔ اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُسے اُس کی حفاظت کا کوئی نشان دکھائے۔ اُسی رات وہ اُٹھا اور اُس نے دیکھا کہ فرشتے اُس کی میز پر بیٹھے ہوئے ہیں خدا نے اُس سے کہا کہ یہ تمہاری حفاظت کے لیے تمہارے ساتھ ہیں۔

b۔ ایک دُوسرے مشنری نے ہمیں اُن سپاہیوں کی کہانی بتائی جو عدی امین (Idi Amin) کی حکومت کے دوران اُسے قتل کرنے آئے۔ وہ اُس کے گھر میں داخل ہوئے اور زبردستی اُسے ایک کونے میں لے گئے۔ اُن سپاہیوں میں سے ایک نے اپنا خنجر اُٹھایا اور اُس کے سر کے اوپر مارا اُسی لمحے اُس مشنری نے ایک فرشتہ دیکھا جس نے سپاہی کے بازو کو موڑ دیا جس سے خنجر کا کند سرا اُس کے سر پر لگا۔ انھوں نے اُس مشنری کو مارا پیٹا لیکن وہ جان سے نہ مرا۔ وہ سپاہی اُسے گھر میں ہی چھوڑ کر چلے

گئے کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ مر گیا ہے خدا نے اُسے بچانے کے لیے اپنا فرشتہ بھیجا۔

2۔ بدرُوحوں کے نام

a۔ ایک مشنری چرچ میں کلام سنا رہا تھا جب ایک آدمی اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا اور اپنے بازوؤں کو شدت سے جھولنے لگا۔ مشنری نے دُعا کرنا شروع کر دی۔ اچانک اُس نے رُوح القدس کی وساطت سے کلام حاصل کیا کہ یہ تشدد کی رُوح ہے۔ اُس نے فوراً اتشدد کی رُوح کو جھڑکا اور وہ آدمی فوراً اُرک گیا۔ ایک سیکنڈ کے بعد وہ شخص مسکرانے لگا۔ اُس نے مشنری کو گلے لگایا اور اُس کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے اُسے اِس سے آزاد کیا۔

3۔ کلام مقدس کو استعمال کرنا

a۔ ایک مشنری نے بتایا کہ ایک بدرُوح کو نکالنے کے لیے اُسے پوری رات اُس سے جنگ کرنی پڑی۔ آخر کار مسیحی اُس شخص کے گرد جمع ہوئے اور گیتوں کے ذریعے خدا کی تمجید کرنے لگے۔ اُس مشنری نے یسوع کے خون اور اُس کے بدرُوح پر فتح کے حوالہ جات کو پڑھنا شروع کیا۔ بدرُوح چیخیں مارتی اُس شخص سے نکل گئی۔

b۔ یقیناً اور بھی بہت سی کہانیاں ہیں جنہیں یہاں بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اِس حصہ کا مقصد صرف یہ تھا کہ اِن کہانیوں کو بیان کرتے ہوئے کلاس میں اِس موضوع پر بحث کو فروغ دیا جا سکے۔

پرنسپل کے بارے میں



آپ 28 دسمبر 1984 کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ) بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ حال ہی میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فل (اُردو) کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی مسیحی تعلیم کے سفر کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سمینری (پریسبٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سمینری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اِس کے علاوہ آپ نے آن لائن بچوں کی تربیت کی ڈگری (SSCM) امریکہ سے مکمل کی۔ مارچ 2020 میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ آپ ونگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلبہ وطالبات خط وکتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ متعدد انگریزی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں، جن میں قابلِ ذکر "عورت کو الزام مت دو" "رُوح القدس میں دُعا" "ہمارا حیرت انگیز خُدا" "پاکدامن عورت" "استحکام" "اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت" "قوت سے بھریں" "آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا" "بچوں کو دُعا کرنے دیں" "ایک سے چالیس تک اعداد کے بائبلی معانی" اِس کے علاوہ کچھ کتابیں تکمیل کے مرحلہ میں ہیں جن میں بالخصوص "بائبل میں بیان کئے گئے دیوی دیوتا" بھی شامل ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) بھی مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونیورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

2005 میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ 2009 میں آپ کی مخصوصیت بطور منسٹر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

16 اکتوبر 2009 میں آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

2012 میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ 2015 میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983